باب۔۵

نماز

قرآن: وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ۔

اور نماز کو (اس کے تمام ارکان کا خیال رکھتے ہوئے) قائم کرو، [البقرۃ:۴۳، ۸۳اور ۱۱۰، النساء:۷۷، الانعام:۷۲، یونس:۸۷، الحج:۷۸، النور:۵۶، الروم:۳۱، المجادلۃ:۱۳، المزمل:۲۰]۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔

اے ایمان والو! تم رکوع کرتے رہو، اور سجدے کرتے رہو، اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور نیک کام کرتے رہو تاکہ تم فلاح پا سکو، (الحج:۷۷)۔

حدیث: (شب معراج سے متعلق یہ ایک طویل حدیث ہے، اس میں نماز سے متعلق یہ ہے کہ):

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا: جبرئیلؑ مجھے ایسی بلندی پر لے گئے جہاں میں نے فرشتوں کے قلموں کی آواز سنی۔ اس مقام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیے جانے کا حکم مجھ کو ملا۔ پھر یہاں سے میری واپسی ہوئی۔ راستے میں موسیٰؑ نے مجھ سے دریافت کیا کہ تمھیں کیا حکم ملا۔ میں نے کہا پچاس نمازیں۔ انھوں نے کہا میں جانتا ہوں تمھاری امت اتنی زیادہ عبادت کی طاقت نہیں رکھتی اور مجھے مشورہ دیا کہ میں واپس لوٹوں اور اللہ تعالیٰ سے اس میں کمی کی گزارش کروں۔ تب میں لوٹ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں کمی فرمادی اور اس احسان کے ساتھ فرمایا کہ "یہ اب پانچ ہیں لیکن درحقیقت باعتبار ثواب پچاس ہی ہیں کیوں کہ میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی"، [لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ، (یونس:۶۴)]۔ راوی: انس بن مالکؓ نے ابوذر غفاریؓ سے سنا۔ (صحیح بخاری:۳۴۰)۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے کہ تم میں سے ہر ایک پر فرشتے دعا کیا کرتے ہیں جب تک کہ وہ جائے نماز پر رہتا ہے کہ جہاں اس نے نماز پڑھی۔ فرشتے کہتے ہیں، "اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما"۔ اور اُس وقت تک (دعا کرتے ہیں) جب تک کہ وہ بے وضو نہ ہو جائے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (صحیح بخاری:۴۳۰)۔

شروع میں دو دو رکعتیں فرض کی گئی تھیں، حضر میں بھی اور سفر میں بھی۔ بعد میں سفر کی نماز تو اپنی اصلی حالت پر قائم رہی لیکن حضر کی نمازوں میں اضافہ کیا گیا۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (صحیح بخاری: ۳۴۱)۔

ایک مرتبہ لوگ مسجد قبا میں نماز پڑھ رہے تھے کہ یکایک کسی شخص کا ایک اعلان بلند ہوا کہ رسول مکرمؐ پر یہ وحی نازل ہو چکی ہے کہ سب کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کریں۔ سب نے نماز کے دوران ہی اپنا رخ کعبے کی طرف موڑ لیا۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔ (صحیح بخاری: ۳۹۲)۔

نبی کریمؐ سواری پر جس راستے وہ چلتی اسی جانب اپنی نمازیں پڑھا کرتے۔ البتہ جب فرض نماز کا ارادہ فرماتے تو سواری سے اتر کر کعبہ کے صحیح رخ کو اختیار فرماتے۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔ (صحیح بخاری: ۳۸۹)۔

جبرئیل علیہ السلام آئے اور نماز (فجر) پڑھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز (فجر) ادا کی۔ پھر جبرئیلؑ نے نماز (ظہر) پڑھی تو آپؐ نے بھی نماز (ظہر) ادا کی۔ پھر جبرئیلؑ نے نماز (عصر) پڑھی تو آپؐ نے بھی نماز (عصر) ادا کی۔ پھر جبرئیلؑ نے نماز (مغرب) پڑھی تو آپؐ نے بھی نماز (مغرب) ادا کی۔ پھر جبرئیلؑ نے نماز (عشا) پڑھی تو آپؐ نے بھی نماز (عشا) ادا کی۔ پھر جبرئیلؑ نے آنحضرتؐ سے کہا کہ مجھے یہ حکم ملا تھا کہ میں آپؐ کو ایسا کر کے دکھاؤں۔ راویان: ابو مسعود انصاریؓ، ابن شہابؒ۔ (صحیح بخاری: ۴۹۵)۔

ارشادِ نبویؐ ہے کہ اگر کوئی دن میں ۵ بار نہائے تو کیا اس کے بدن پر کوئی میل رہ سکتا ہے؟ اسی طرح نماز ہے۔ نمازیں گناہوں کو دھو دیتی ہیں۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (صحیح بخاری: ۵۰۱)۔

ارشادِ نبیؐ ہے کہ صبح و شام فرشتوں کی ڈیوٹیاں بدلتی رہتی ہیں۔ اور یہ سب فجر میں اکٹھا ہوتے ہیں۔ جو فرشتے رات کو تمھارے پاس رہے وہ واپس جاتے ہیں تو ان کا پروردگار پوچھتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ حالاں کہ وہ خود اپنے بندوں سے خوب واقف ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے انھیں نماز پڑھتا ہوا چھوڑا۔ اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (صحیح بخاری: ۵۲۶)۔

نبی کریمؐ نے فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے، اور عصر کے بعد غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے کو منع فرمایا ہے۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (صحیح بخاری: ۵۵۲ تا ۵۵۴)۔

اہم فقہی پہلو:

پانچ نمازیں:

- قرآن میں پانچ وقت کی نمازوں کا ذکر ہے:

أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ، إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا، تم نماز کو پابندی اور درستی کے ساتھ پڑھو، آفتاب ڈھلنے سے رات کی تاریکی تک[ظہر، عصر، مغرب اور عشاء]، اور فجر کے وقت نماز میں قرآن پڑھنا، بے شک فجر کے وقت قرآن کا پڑھنا حضوری والا ہے، (الاسراء:۷۸)۔

ابن عباسؓ کی تفسیر کے مطابق، سورۃ الروم کی آیت ۱۷ اور ۱۸ میں ہے، **فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ**، پس تم اللہ کی تسبیح کیا کرو جب تم شام کرو، [یہ نمازِ مغرب ہے]، **وَحِينَ تُصْبِحُونَ**، اور جب تم صبح کرو، [یہ نمازِ فجر ہے]۔ **وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا**، اور ساری تعریفیں آسمانوں اور زمین میں اُسی کے لیے ہیں، اور تم تسبیح کرو سہ پہر کو بھی، [یوں اس میں عصر کا ذکر ہے]، **وَحِينَ تُظْهِرُونَ**، اور جب تم دوپہر کرو، [یہاں ظہر کا ذکر ہے]۔ اور سورۃ النّور کی آیت ۵۸ میں ہے، **وَمِن بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ**، اور عشاء کی نماز کے بعد، [اور یہاں عشاء کا تذکرہ ہے]۔

اوراس کے علاوہ صفحہ ۱۵ پر معراج شریف سے واپسی پر نمازوں سے متعلق انس بن مالکؓ سے مروی نبی معظمؐ کی حدیث بھی موجود ہے، (صحیح بخاری:۳۴۰)۔

- ان پانچوں نمازوں کا اپنے وقت پر پڑھنا لازمی ہے:

قرآن کا حکم ہے، **إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا**، بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض کی گئی ہے، (النساء:۱۰۳)۔

[نوٹ: نبی کریمؐ نے فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے، اور عصر کے بعد غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے کو منع فرمایا ہے۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (صحیح بخاری: ۵۵۲ تا ۵۵۴)، دیکھیں صفحہ ۱۶]۔

نماز کے لیے شرائط:

(۱) ستر ڈھکا ہونا، (۲) جسم اور کپڑوں کا پاک ہونا (۳) باوضو ہونا، (۴) قبلہ کی جانب منہ کرنا، (۵) نماز کا وقت ہونا، (۶) کون سی نماز پڑھی جائے گی اس کی نیت کرنا، (۷) تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز میں داخل ہونا۔

فرض:

(۱) تکبیر تحریمہ کہنا،[یہ شرط کے ساتھ نماز کا ایک رکن بھی ہے]،(۲) قیام کرنا یعنی عبادت کے لیے کھڑے ہونا،(۳) قراءت کرنا،(۴) رکوع کرنا، اتنا جھکنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچیں لیکن کمر کو سیدھا رکھنا،(۵) سجدے کرنا، سجدہ سات اعضا کا زمین پر ٹکنا ہے، یعنی پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پیروں کے پنجے،(۶) قعدۂ اخیرہ میں بیٹھنا۔

[نوٹ: نفل نماز میں قیام کی جگہ بیٹھا جاسکتا ہے، لیکن کھڑے ہونا افضل ہے۔ مرتب کے خیال میں فقہا نے یہ رعایت غالباً لوگوں میں نوافل کی ترغیب کے لیے دی ہے، ورنہ قیام تو پھر قیام ہے]۔

واجب:

(۱) تکبیر تحریمہ میں **اللہ اکبر** کہنا(۲) ہر نماز کی مقررہ رکعتیں ادا کرنا،(۳) قیام میں سورۃ الفاتحہ کا پڑھنا،(۴) پہلے دوگانہ میں سورۃ الفاتحہ کے بعد قرآن کی کم از کم تین آیات یا اس کے مساوی ایک آیت کا پڑھنا،(۵) رکوع و سجود میں تسبیحات کا پڑھنا،(۶) دو سجدوں کے درمیان سکون سے کچھ لمحے بیٹھنا،(۷) ہر دو رکعت بعد التحیات پڑھنے کے لیے بیٹھنا،(۸) تمام ارکان کو اطمینان سے ادا کرنا،(۹) "**السلام**" کہتے ہوئے دائیں اور بائیں سلام پھیرنا۔[نوٹ: نماز کے دوران واجب رکن میں بھول کے سبب کوئی کمی بیشی ہو جائے تو سلام سے قبل سجدہ سہو کے دو اضافی سجدے واجب ہو جاتے ہیں]۔

سنت:

(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کا اٹھانا،(۲) تکبیر کے وقت انگلیوں کا کھلا رکھنا،(۳) ہتھیلیوں کا قبلہ رخ رکھنا،(۴) دونوں ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا،(۵) دایاں ہاتھ، بائیں ہاتھ پر رکھنا،(۶) ثنا پڑھنا، (۷) قرآن سے پہلے، **اعوذ** اور **بسم اللہ** کا خاموشی سے پڑھنا،(۸) سورۃ الفاتحہ کے بعد آمین کہنا، (۹) رکوع و سجود میں جاتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہنا،(۱۰) رکوع سے واپس کھڑے ہوتے ہوئے **سمع اللہ لمن حمدہ** کہنا،(۱۱) رکوع و سجود میں کم از کم تین بار تسبیحات پڑھنا،(۱۲) سجدے میں کہنیاں اونچی رکھنا،(۱۳) قعدہ میں دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا،(۱۴) تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا،(۱۵) مسنون دعائیں مانگنا(۱۶) سلام پھیرتے ہوئے **السلام** کے علاوہ، "**علیکم ورحمۃ اللہ**" بھی کہنا۔

مستحب:

(۱) قراءت کے وقت قرآن کی ترتیب کا خیال رکھنا،(۲) پہلی رکعت میں زیادہ اور دوسری میں کم قراءت کرنا،(۳) نماز کے دوران غیر ضروری حرکات نہ کرنا،(۴) نظر کا سجدے کی جگہ پر رکھنا۔